

نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

مسلم ترکی میں مذہبی جماعتوں (رفاہ) اور اسلامی شعائر پر پابندی

بد نصیب ترکی پر گزشتہ ۳۴ برس سے سیکولر ازم کی شب بدبجور کی تاسکی چھائی ہوئی ہے۔ آجکل اس کی تیرگی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ گوکہ درمیان میں تھوڑے عرصے میں امید و توقع کے ٹمٹماتے چراغ روشن ہوئے تھے۔ (رفاہ اور جناب نجم الدین اربکان کی شکل میں)۔ جنہوں نے طویل جدوجہد کے بعد ترکی میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز کر دیا تھا۔ اور عالم اسلام کو یہ امید ہو گئی تھی کہ اب اس شب بدبجور کا سیاہ پردہ آفتاب اسلام کے ہوشیاریوں سے چاک ہو جائے گا اور الحمد للہ یہ توقع پوری بھی ہوئی، جب جناب اربکان نے سیکولر ترکی میں اسلام کیلئے کئی اہم مفید اور مثبت دور رس اقدامات کرنا شروع کیے۔ تو یورپ و امریکہ اور ترکی کے سیکولر فوجی جرنلوں اور عیاش بیورکریٹس نے آپکی راہ میں روڑے اٹھانا شروع کیے اور ہر لحاظ سے ایک جمہوری حکومت کو کمزور کیا گیا۔ اور بالآخر آپکی حکومت فارغ کرا دی گئی، اور ایک عبوری حکومت کو اقتدار سونپ دیا اور جناب اربکان اور رفاہ پارٹی نے جو اقدامات کیے تھے انکے احکامات اور اقدامات کو غیر موثر کرنا شروع کر دیا۔ ترکی میں تمام اسلامی مدارس اور محاسب پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی اور سکول کلج کی طالبات پر اسلامی لباس پہننے کی مکمل پابندی لگادی گئی۔ پھر اسکے بعد رفاہ پارٹی کے دور اقتدار میں فوج اور بیورکریسی میں جو اسلامی ذہن رکھنے والے افراد اوپر آگئے تھے انکی تطہیر کی گئی۔ ان اقدامات کے بعد رفاہ پارٹی پر پابندی کی بازگشت مدت سے سنائی جا رہی تھی۔ اور صاف کہا جا رہا تھا کہ ہم یہاں پر اسلام اور قدامت پرست اور بنیاد پرستوں کو ٹکٹے نہیں دینگے۔ چنانچہ ترکی کی سپریم کورٹ نے رفاہ پارٹی پر پانچ سال کیلئے پابندی عائد کر دی اور اسی طرح اسکے رہنما جناب نجم الدین اربکان سمیت کئی دیگر رہنماؤں پر بھی سیاست میں پانچ سال کی پابندی لگادی گئی۔ گویا یہ انکو اسلام پر عمل پیرا ہونے کی سزا دی گئی جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رفاہ پر پابندی لگانے کے بعد اسکی طاقت ختم ہو جائے گی تو یہ انکی بڑی بھول ہے اور انکے کھر مغزی کی واضح دلیل ہے بلکہ رفاہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے بوکھلاہٹ کا نتیجہ ہے۔ اسلام کو بھلا کون روک سکتا ہے؟ فطرت ہرگز نہیں دب سکتی۔

۳۴ اسلام کی فطرت میں قدرت نے چلک دی ہے اتنا ہی یہ ابھرگا جتنا کہ وبادیں گے

ہمارا یہ پورا یقین ہے کہ آئندہ انتخابات میں اسلامی جماعتیں بھرپور قوت کے ساتھ ترکی میں برسر اقتدار آکر سیکولر، لادین اور امریکہ و یورپ کی تمام سازشوں کو ملامیٹ کر دینگی۔ اور انشاء اللہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے ساتھ بنی خلافت اسلامیہ کا آفتاب جلوہ فگن ہوگا۔ وہ دیکھو استنبول و انقرہ کی

مساجد کی بلند میناروں پر ایک نیا سورج طلوع ہو رہا ہے، ایک نئی صبح کیلئے اپنی آغوش کو وا کیے ہوئے۔ وہ دیکھو عظمت رفتہ اور سلطنت عثمانیہ کی ”مرحوم“ یادگاروں پر رفاہ کی صورت میں مستقبل میں اسلام کی پھر سے اور پرچم بلند ہو رہے ہیں۔ اسلام اکیسویں صدی میں ترکی کے راستے دوبارہ نشاۃ ثانیہ کے ساتھ وقار و عظمت کے فاتحانہ انداز میں داخل ہو رہا ہے۔ روم کے ویتکن سٹی میں پاپاؤں اور ارباب کلیسہ پر خوف اور سکوت مرگ طاری ہو رہا ہے وہ دیکھو مستقبل قریب میں لیلین و شان کے مجسموں کی طرح کمال اتاترک کے مجسمے گرا کر گلی کوچوں میں کھینچے جا رہے ہیں۔ خلافت کی قبا جن نادانوں نے ”وانائی“ میں چاک کر دی تھی۔ اسکی دوبارہ رفوگری کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ ترکی کو دوسرا الجزائر بنانے والوں گوش بوش سے سن لو! کہ تم اپنے مکروہ مذموم عزائم میں ناکام و نامراد رہو گے۔ ترکی کے غیور مسلمان بھائیو! یہ عارضی پابندیاں اور رکاوٹیں تمہارے بلند عزائم کی تکمیل میں سدراہ نہیں بنیں گی۔ بالآخر کامیابی تمہاری قدم چومے گی۔

”وَلَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاتَّمِ الْأَعْلُونَ إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔“

پاکستان شدید فرقہ واریت کی زد میں

گذشتہ دنوں لاہور میں رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں (مومن پورہ میں) جو قیامت خیز شہریوں پر ٹوٹی تو اس نے ہر پاکستانی کو انتہائی افسردہ اور دل گیر کر دیا۔ اور یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ ہم کسی محفوظ ملک میں نہیں رہ رہے بلکہ ایک دیرانے اور جنگل میں بے ہیں۔ جہاں پر کوئی قانون مضابطہ اور کسی قسم کی حفاظت نہیں۔ ہمارے بد قسمت ملک میں یوں تو ہزاروں مسائل ہیں لیکن اس وقت سب سے بڑا مسئلہ فرقہ بندی اور دہشت گردی کا ہے خصوصاً گذشتہ کئی دہائیوں سے تو ملک کو قصاب خانے میں تبدیل کر دیا گیا ہے چند اشرار دہشت گردوں اور تخریب کاروں کے ہاتھوں پندرہ کروڑ مسلمانوں کو یرغمال بنادیا گیا ہے یہ کہاں کا مذہب و مسلک ہے؟ جو انسان کو یہ تعلیم دے کہ اپنے مخالف کو ہلاک کر کے جنت کا حقدار بن جائے موجودہ حکومت دہشت گردی سمیت تمام اہم مسائل میں مکمل طور پر فیل ہوا کام ہو گئی ہے اصولاً، اخلاقاً اور شرعاً اس حکومت کا مستعفی ہونا چاہیئے تھا۔ شہر لاہور جو ماشاء اللہ وزیراعظم، وزیر اعلیٰ پنجاب، چیف جسٹس، چیف آف آرمی سٹاف بلکہ صدر مملکت سمیت سب کا مشترکہ گھر ہے اگلے ناک کے نیچے اس طرح کی بدترین دہشت گردی کا ہونا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یہاں حکومت نام کی کوئی چیز نہیں گذشتہ سال جنوری میں ضیاء الرحمن